Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16. A. 51.

16A51

INDIAN INSTITUTE

اشتہار

اس کتاب کو

حسب منشاء قانون بستم

سنہ ۱۸۴۷ع

کے

کوئی صاحب قصد طبع کا

نفرماویں

دستخط سید امجد حسین خطیب مسجد جامع و عیدگاہ بلدہ ایلچپور ضلع برار دکن

مرقوم ۱۳ ماہ جنوری سنہ ۱۸۴۷ع بقلم خود

آخرش ۱۸۵۳ء مین جب ملک برار کا تفویض سرکار انگریزی کے ہوا تو سراج الملک نے قابو پاکر بلدۂ ایلچپور اور تمام جاگیرات کیا مدد معاش اور کیا آل تمغا اور کیا عوض تنخواہ فوج اور کیا اخراجات نوبتخانہ مقبرۂ نواب اسمعیل خان داخل خالصہ کرکر شریک تختۂ ملک امانی کر دیا عمل انگریزی ہوگیا غلام حسن خان معزول ہوکر ریاست کا کارخانہ توڑکر شمس خاتون ابراہیم خان کی پٹھانی کو لیکر حیدرآباد گئے بندگان حضرت ناصر الدولہ بہادر سے ملازمت حاصل کی اُنھون نے قصبۂ اودگیر جاگیر عطا کی پھر افضل الدولہ بہادر کی بھی نظر عنایت اُنکے حال پر نہایت رہی آخرش ۱۸۵۹ء مین غلام حسن خان کا انتقال ہوا اور اونکا لاشہ ایلچپور مین لاکر امام باڑہ کلان مین اسکو مدفون کیا

مثنوی

اسی طور ہی گردشِ روزگار	سبک سیر و بد عہد و ناپائدار
جہان مین کسے پائداری نہین	مؤیّد بجز ذات باری نہین
چلا ہی جہان مین یوہین انقلاب	پدر رفت و پاے پسر در رکاب

مقابلہ کیا اور مسلمان مع منصف صاحب موضع لکھاڑ کے طرف سے لڑتے ہوئے مورچہ
توڑ کر سرجی مین پہونچے اور وہان سے سرون پر سپرین لیکر دین دین بولتے ہوئے
انجنگانون مین داخل ہوگئے توپ اور بنادیق کی گولیون کی بارش سے کئی آدمی زخمی
اور ہلاک ہوئے لیکن مسلمانون نے داخل ہوتے ہی منصف صاحب کو تنہا چھوڑ کر بے
اجازت انجنگانون کو لوٹنا شروع کیا اور بالکل لڑائی سے دست بردار ہوئے
اسطرف لڑائی تنہا فرقۂ راجپوت پر پڑ گئی انھون نے بھی بہت ہاتھ پانون ہلائے
اور جوانمردی کو کام فرمایا چنانچہ جھام سنگھ اور گھن شام سنگھ جمعدار وغیرہ نامی راجپوت
مارے گئے اور غلام حسن خان کی فوج مین سے نواز خان عیسی خان ہاتی خان واحد خان
نے گھوڑے چلا کر کام آئے اور دو توپین اوسطرف کی روہیلون نے غلام حسن خان کے
چھین لین ٹامس برون کے خسر پورہ نے خوب توپ اندازی کی صدہا راجپوت مارے گئے
آخرش راجپوت فرار ہوگئے انکے بھاگنے کی خبر سنکر اور مسلمانون کو متوجہ لوٹ مار کے
دیکھکر سید سراج الدین حسین خان بھی شام کے وقت انجنگانون سے نکلکر موضع بھنڈارج
پر کہ وہان سے چار کوس تھا جا اوترے غلام حسن خان کی فوج ناصر و منصور ہوئی غلام حسن خان
نے منصف صاحب کی حویلی جو ایلچپور مین تھی اور حویلیان گنو باو کیل زمینداران
ایلچپور اور نانک رام کھتری کی جو رفاقت رادھا کشن کی کیے تھے اثاث البیت
ہراج کر کر کھدوا ڈالین اور رعایا کو صلاح سے بہادر خان دُرّہ زئی اور کندن مل ساہو
کی جو مقرب نواب کے تھے لوٹنا شروع کیا سراج الملک بہادر دیوان دکن
نے حکمت عملی سے غلام حسن خان کو مطیع کر کر سات لاکھ روپیہ نذرانہ لیکر ناصر الدولہ
بہادر بندگان حضرت کی مہر و دستخط سے سند جاگیرداری ایلچپور کی روانہ کی

اسلیے انکے برادر زادے ابراہیم خان انکے جانشین ہوے - مگر حضور نظام سے
انکو منظوری اس امر کی حاصل نہوئی - جب وہ بھی ۱۸۴۰ء مین لاولد فوت ہوئے
تو انکے خسر غلام حسن خان انکے قائم مقام ہوئے لاکن راجہ رام بخش پیشکار نے
صوبہ داری ایلچپور کی ۱۸۵۰ء مین راجہ جیونت رام علاقہ دار راجہ بشن چند کھتری کو
عنایت کی اُنسے رادھاکشن کو اپنی طرف سے نائب ایلچپور کا مقرر کر کر چار سو
عرب وغیرہ کی جمعیت ہمراہ دیگر ایلچپور روانہ کیا وہ موضع دھانورے مین آکر فرود ہوا تھا
کہ غلام حسن خان اوسپر جا گرا اور کشت و خون کر کر اوسکو بھگا دیا بعدہٗ راجہ
رام بخش نے سید سراج الدین حسین خان کو جو نواسے منشی غلام حیدر خان
میر منشی سرکار نواب محمد نامدار خان بہادر کے تھے اور یہانسے عہد مین نواب ابراہیم خان
کے نوکری میر منشی گری کی چھوڑ کر سرکار عالی کیطرف سے منصف سرکار زنالہ کے
ہو کر قصبۂ آکوٹ مین عدالت پر مامور تھے سپہ سالار سات ہزار فوج کا مقرر کر کر حکم تسخیر
ایلچپور کا دیا چنانچہ موضع بوڑلی سے لڑائی شروع ہوئی فوج غلام حسن خان کی
جو بسرکردگی نعمت خان جمعدار اور سعید خان جمعدار کے وہان تھی توپ کا تخت
شکست ہونے کے سبب سے بھاگ آئی اور موضع آنکولی آنکول کھیڑہ بوڑلی وغیرہ پر
منصف موصوف قابض ہوئے بعدہ سرجی انجنگانون پر فوج سے غلام حسن خان
بہادر اور منصف صاحب کے مقابلہ ہوا جو راجپوت کہ منصف کی فوج مین تھے یون
مقرر کیے کہ جدا جدا جنگ کرنے مین ہر ایک قوم کی جوانمردی کا حال معلوم ہوگا
اسواسطے راجپوت ایک طرف سے جنگ آغاز کرین اور مسلمان دوسری طرف
سے چنانچہ راجپوتون نے دو ضرب توپ اپنے ساتھ لیکر حسناپور کی راہ کی طرف سے

نشان کا ہاتھی نواب صاحب کا توپون کی آواز سے بھاگ نکلا اور اُنکی فوج
بھی اُسکے روکنے کے بہانے سے فرار ہوگئی - آخر نواب صاحب ضرب سانگ
کھاکر گھوڑے سے گرے اور جان بحق ہوئے - بعد اسکے حضور نظام ایلچپور
مین آئے اور ظفر الدولہ کی سفارش سے صلابت خان اور بہلول خان کو
طلب فرماکے اُنکی تشفی کی اور خلعت و پرگنہ بالاپور جاگیر دیکر منصب پدری
سے سرفراز کیا ۱۸۰۸ء مین صلابت خان نظامت ایلچپور پر مشرف ہوئے
۱۸۰۹ء مین بہلول خان کو صوبہ داری ایلچپور و اورنگ آباد مرحمت ہوئی
بہلول خان ایسے عیاش اور ورخرچ نکلے کہ خزانہ سرکاری تک ناچ رنگ
مین صرف کر ڈالا - آخر کار بوقت محاسبہ جرم ثبت ہوئے - چونکہ
صلابت خان مرد دانا و شجاع تھے اور جنرل ویلزلی صاحب کے زیر حکم کئی
لڑائیون مین جانفشانی کی تھی اسلیے صاحب بہادر نے اپنی رپورٹ
مین اُنکی بڑی تعریف لکھی اور اُنکے فرزند نامدار خان کو گود مین لیکر
خطاب جنرل ڈیوک کا عطا کیا ۱۸۱۹ء مین موضع پرتواڑہ پر ایلچپور کے قرب
چھاونی رسالہ و پلٹن اور توپخانہ کی ہوئی اور کپتان سیر صاحب بہادر اوسمین
افسر تھے اور چھاونی جیپور کوتھلی سے اوٹھگئی ۱۸۲۵ء مین نواب صلابت خان
نے وفات پائی اور نامدار خان اُنکے جانشین ہوئے اُنھون نے اپنے عہد
مین باگھمبری پیسا رائج کیا اور افسران انگریزی کے ہمراہ شیخ ڈلا وغیرہ لیڈرون
کی گرفتاری مین ساعی رہے - نامدار باغ اُنکا تعمیر کیا ہوا قابل دید ہے ۱۸۴۲ء مین
نواب نامدار خان مرض فالج مین گرفتار ہوکر فوت ہوئے - چونکہ یہ لاولد تھے

دریاپور گرجگاؤن وغیرہ پرگنے جاگیر ملے ۱۱۶۶ھ مین اسمٰعیل خان صوبہ داری برار پر
مشرف ہوئے اُسوقت اُنکے پاس دس ہزار سوار اور کئی ہزار پیدل نوکر تھے اُنھون نے
فصیل شہر پناہ ایلچپور کی سنگین تعمیر کروائی - ابھی وہ اختتام کو پہونچی نہین تھی کہ
رکن الدولہ دیوان اور ظفر الدولہ ابراہیم خان گارڈی نے اُنکے اقتدار پر حسد کرکے حضور نظام کو
غیر واقعہ سمجھایا کہ نواب اسمٰعیل خان نے جمعیت کثیر فراہم کی ہے اور بھونسلا سے سازش
رکھتے ہین - اغلب کہ برار عرصۂ قلیل مین بندگان عالی کے قبضۂ اختیار سے نکلجاوے
یہ بات سنکر حضور نظام نواب صاحب سے بدظن ہوئے اور اُسکے تدارک کی خاطر
جمعیت کثیر لیکر قصد برار کا کیا - پہلے قلعۂ آمیر کو جو دروحا کے کنارے اور بھونسلا
کے قبضے مین تھا فتح کیا وہان سے نیر پنگلائی پر خیمہ زن ہوئے اس مقام پر رکن الدولہ
کو فیضو نام گارڈی نے بضرب کٹار ہلاک کیا - وہان سے حضور نظام موضع دیوری
پر ورود فرما ہوئے - ادھر نواب اسمٰعیل خان نے دور اندیشی کو کام فرماکر اپنے
فرزند صلابت خان اور بہلول خان کو محافظت ایلچپور پر متعین کیا اور آپ ۱۲ سو سوار
اور دو ہزار پیدل لیکر روانہ ہوئے اور لشکر آصفیہ سے دو کوس کے فاصلے پر مقام
کیا - پیشگاہ حضور سے کوئی امیر اُنکی پیشوائی کو نہین آیا ظفر الدولہ نے نواب صاحب کو
کہلا بھیجا کہ حضور تمسے بہت ناخوش ہین اگر تم میرے ذریعے سے ملاقات کرو تو مین
تمھارا قصور معاف کراتا ہون نواب صاحب نے جواب دیا کہ مجکو ظفر الدولہ گارڈی
کا توسط منظور نہین ہے - اگر حضور اپنے ایک ادنے غلام کو بھیجکر طلب فرماوین تو فوراً
بسر و چشم حاضر ہوتا ہی - یہ خبر پاکر ظفر الدولہ نے حضور نظام کو کچھ ایسا سمجھایا
کہ آپ نے ایکدم حکم جنگ کا صادر کیا طرفین سے گولہ باری ہونے لگی - اتنے مین

اس خطرناک وقت مین صاحبان انگریز کی دوستی سے کنارہ نہین کیا بلکہ مروت کو کام فرماکر انکی مدد کی اس سلوک پر ۱۷۶۰ء مین انگریز سرکار نے نظام سرکار کو دھارا سیوا اور رائچور دوآب واپس دیکر واگذاشت نصف کرور روپے قرض کی لکھدی۔ فقط برار کو واسطے تنخواہ فوج کانٹنجنٹ کے اپنے قبضہ تصرف مین رکھ چھوڑا اسی سال مین ملکہ معظمہ قیصر ہند نے مختار الملک کو ستارۂ ہند کا خطاب عطا کیا۔ اُسوقت سے انکو سر سالار جنگ مختار الملک کہتے ہین ۱۷۶۸ء مین افضل الدولہ نے وفات پائی لقب مغفرت مکان ہوا اور اُنکے فرزند محبوب الدولہ ۲½ برس کی عمر مین مسند نشین ہوئے عہدۂ نیابت نواب شمس الامرا امیر کبیر کے نام قرار پایا ۱۷۷۲ء مین نواب شمس الامرا کی وفات کے وقار الامرا بخطاب شمس الامرا عہدۂ نیابت پر سرفراز ہوئے۔ اب نواب شمس الامرا اور دیوان مختار الملک باتفاق یکدیگر امور ریاست کو انجام دیتے ہین

ایلچپور کے نوابونکا مختصر حال

اس خاندانکی ابتدا یون ہے کہ فرخ سیر کے عہد مین دو چچازاد بھائی سلطان خان اور سرمست خان (قوم افغان مہدوی) قصبۂ سلطانہ بھور کے علاقۂ جیپور سے بلدۂ ایلچپور مین آرہے پہلے پہل سلحدارونمین نوکر ہوئے۔ پھر نظام الملک آصف جاہ کے عہد سے نظام علیخان کے عہد تک بجلدوے خدمات شایستہ منصب وجاگیر سے سرفراز ہوئے ۱۷۶۲ء مین جبکہ نظام علیخان نے مسند حکومت پر جلوس فرمایا سلطان خان کے فرزند اسمٰعیل خان کو منصب سات ہزاری اور پالکی مورچھل علم نقارہ ماہی مراتب وغیرہ لوازمات عطا ہوئے اور سرمست خان کے فرزند عنایت خانکو

دیوان نے وفات پائی اور منیر الملک اونکے جانشین ہوئے اور راجہ چندو لال نائب کار
قرار پائے چونکہ راجہ صاحب موصوف مرد ہشیار اور کاردان تھے اسلیے تمام امور ملکی و مالی
انکی رائے پر سونپے گئے سنہ ۱۸۲۹ء مین سکندر جاہ نے وفات پائی اور لقب مغفرت
منزل ہوا اور اُنکے فرزند ناصر الدولہ مسند نشین ہوئے اُنکے عہد مین منیر الملک
کی وفات کے بعد اختیار راجہ چندو لال کا دوچند ہو گیا پھر تو راجہ صاحب ایسے
رشوت خوار اور ور خرچ بن گئے کہ رعایا تباہ اور خزانہ خالی ہو گیا بلکہ تنخواہ فوج
کے واسطے انگریز سرکار سے قرض لینے کی نوبت پہونچی سنہ ۱۸۳۳ء مین راجہ چندو لال نے استعفا
داخل کیا اور سراج الملک عہدہ دیوانی پر سرفراز ہوئے سنہ ۱۸۵۳ء مین جبکہ نظام سرکار کو کانٹنجنٹ
فوج کی تنخواہ دینے کی وسعت نہ رہی اور انگریز سرکار کا قرض بڑھتے بڑھتے قریب ۵۰ لاکھ کے پہونچا
تو درمیان سرکارین کے ایک نیا عہدنامہ قلمبند ہوا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ نظام سرکار قرض مذکور کے
سود اور فوج کانٹنجنٹ کی تنخواہ مین ۵۰ لاکھ کا ملک یعنی برار دھارا سیوا اور رایچور دوآب
سرکار انگریز کے سپرد کرے اور انگریز سرکار اُس ملک کی آمد خرچ کا حساب سال بسال نظام سرکار مین
پیش کیا کرے اُسوقت سے برار کو ملک امانی یعنی امانت کے طور پر دیا ہوا کہتے ہین اور اب حیدرآباد کے
رزیڈنٹ صاحب کی حکومت ہے سنہ مذکور مین سراج الملک نے وفات پائی اور
اُنکے بھتیجے سالار جنگ مختار الملک تئیس ۲۳ برس کی عمر مین عہدہ دیوانی پر سرفراز ہوئے
جنکے حسن انتظام نے ریاست نظام کو استحکام بخشا اور جنکی دانش و فرہنگ کے
خود دانایان فرنگ مداح ہین سنہ ۱۸۵۶ء مین ناصر الدولہ نے وفات پائی لقب غفران منزل
ہوا اور اُنکے فرزند افضل الدولہ مسند نشین ہوئے سنہ جلوس کے دوسرے سال یعنی
سنہ ۱۸۵۷ء مین جبکہ ایک زمانہ انگریز سرکار کا دشمن ہو گیا تھا حضور نظام نے

نظام اور جنرل ولزلی صاحب کے ایک عہدنامہ قرار پایا جسکا خلاصہ یہ ہی کہ ملک نظام کی حفاظت کے واسطے انگریز سرکار آٹھ پلٹن دو رسالے اور کچھ توپخانہ رکھے اور حضور نظام اُس کا منٹنجنٹ فوج کی تنخواہ دیا کرین ۱۸۰۳ء مین نظام علیخان نے وفات پائی اور حیدرآباد کی مکہ مسجد مین مدفون ہوئے انکو آصف جاہ ثانی کا خطاب عطا ہوا تھا اور بعد مرنے کے غفران مآب انکو کہتے ہین ۔ انکا صندل بڑے تجمل و تکلف سے نکلا کرتا ہی انکے بعد انکے فرزند سکندر جاہ مسند نشین ہوئے ۔ اُسی سال مین جنرل ویلزلی صاحب نے بہ معیت فوج کا منٹنجنٹ و دیگر افواج کے بھونسلا اور سندھیا کی متفق فوج کو مقام آرگاؤن پر شکست عظیم دی اور قلعہ گاویل و قلعہ نرنالہ کو مفتوح کیا ۔ اُسوقت سے حکومت دوعملی کا خاتمہ ہوا یعنی برار سے علاقہ بھونسلا کا اُٹھ گیا اور حضور نظام اُسپر کما ینبغی قابض و متصرف ہوئے سکندر جاہ کے عہد مین پنڈھارون نے غلبہ پایا ۔ یہ لوگ کوہ ست پوڑہ کے اطراف مین رہا کرتے تھے اور انکے سرگروہ چیتو کریم خان امیر خان شیخ ڈلا وغیرہ اپنی اپنی جمعیت لیکر اضلاع خاندیس برار گونڈوانہ وغیرہ پر تاخت کرکے لوٹ مار کیا کرتے تھے ۔ ۱۸۰۹ء مین راجہ مہیپت رام ضلعدار برار نے خوف سے پنڈھارون کے موضع امراوتی تعلقہ برنیرہ بی بی کو جو اب ریل کا اسٹیشن ہی واسطے سکونت ساہوکارون کے پنٹھ تجویز کیا اور پچاس ہزار کی جمعیت سے اُسکا احاطہ رکھا اور ۱۸۱۰ء مین مہیپت رام فوت ہوا ضلعداری راجہ گوبندبخش کو ملی وہ دس ہزار سوار دس ہزار پیدل سے جیپور کو تھلی پر قریب بولڈانہ کے اونکی چھاونی مقرر ہوئی ۱۸۱۸ء مین لارڈ ہیسٹنگس صاحب نے بہ معیت کا منٹنجنٹ فوج و دیگر افواج کے اُن مفسد لٹیرون کو مغلوب کیا ۱۸۲۰ء مین مشیر الملک

اور تمام مرہٹے سردارون کا زور ٹوٹ گیا تھا صلابت جنگ اور نظام علیخان نے موقع پاکر
ملک پیشوا پر حملہ کیا اور پونہ کو لوٹ کر آگ لگادی۔ اس مہم مین حضور نظام کو ۲۷ لاکھ کا
ملک واپس ملا ۱۷۶۲ء مین نظام علیخان نے صلابت جنگ کو معزول کرکے عنان حکومت
اپنے قبضہ اختیار مین کرلی۔ اور راجہ پرتاب دنت کو مختار کل بنایا ۱۷۹۵ء مین نانا فرنویس
نے جو پیشوا کا مدار المہام تھا حضور نظام سے بقایا چوتھ وغیرہ کا طلب کیا طرفین مین بحث
وتکرار ہوکر نوبت جنگ کی پہونچی۔ حضور نظام نے ایک لاکھ دس ہزار کی جمعیت تیار کی
اونمین چھ ہزار سوار و پیدل سے نواب محمد صلابت خان بہادر بھی تھے اور نواب وزیر خان
انکولہ دہنڈی کے جاگیردار سات ہزار سوار و پیادہ سے تھے۔ اُدھر نانا فرنویس نے
سندھیا ہولکر بھونسلا گائکوار وغیرہ بہت سے مرہٹے سردارون کو نامے لکھکر ایک
لاکھ تیس ہزار کی جمعیت فراہم کی اور پرشرام بھاؤ کو اُس پر سپہ سالار مقرر کرکے
کوچ کیا۔ مقام کھیرلے پر دونون فوجین مقابل ہوئین پہلے روز حضور نظام کی
فوج غالب آئی مگر دوسرے روز شکست کھاکر تتر بتر ہوگئی اور حضور نظام
قلعہ کھیرلے مین گھر گئے اوسوقت فوج مین سوار روپے کو گندے پانی کا ایک کٹورا بکتا تھا
اور پرانا چھیرون کا کچرا وزن مین دو سیر گھوڑون کے واسطے دس روپے کو ملتا تھا
یہ قحط بائیس دن رہا۔ آخر مجبور ہوکر حسب الطلب نانا فرنویس کے ۳۰ لاکھ روپیہ
اور ۳ لاکھ کا ملک اور مشیر الملک اعظم الامرا دیوان کو بطور اول و یکر صلح کرلی ۱۷۹۶ء
مین جبکہ مادھو راؤ پیشوا کی وفات کے بعد اسکی جانشینی کے بابت اختلاف پڑا
ہوا تھا نانا فرنویس نے حضور نظام کو باجی راؤ کی تائید کرنے کے عوض مین
اُن سے لیا ہوا ملک سب کا سب واپس دیدیا ۱۸۰۰ء مین درمیان حضور

مدد کرونگا۔ جب غازی الدین خان دکھن مین آئے اور اورنگ آباد پر چھاونی کی تو نظام الملک کی بیوہ بیگمات مین سے کسی نے انکو زہر کھلا کر ہلاک کیا۔ ان دنون مین صلابت جنگ کے چھوٹے بھائی نظام علیخان صوبہ داری برار پر متعین تھے۔ اور بھونسلا کے سردار چوتھ سردیسمکھی اور گھاس دانے کا پیسا وصول کرتے پھرتے تھے بلکہ برار پر اپنی حکومت بھی جتاتے تھے۔ پس بقول سعدی کہ دو بادشاہ در اقلیمی نگنجند۔ درمیان نظام علیخان اور بھونسلا کے سردارون کے کئی مقام پر کشت وخون ہوا۔ آخر یہ تجویز ٹھہری کہ برار کے محصول سے سیکڑہ ۱۰ حصے بھونسلا کو اور ۹۰ حصے حضور نظام کو ملا کرین اس زمانے کو زمانہ دوعملی کہتے ہین۔ بعد اسکے کسی موقع پر نظام علیخان نے اپنے بھائی کی خلاف مرضی حیدر جنگ کو جو کارکن موسیٰ بوسی کا تھا ہاتھ سے مقام جنگ پوسدہ کے جاگیردار کے قتل کرواکر برہانپور کی طرف چل نکلے۔ اس اطراف مین انھون نے جانوجی بھونسلا کو جو انکی سرکوبی کے واسطے بھیجا گیا تھا بمدد ابراہیم خان گاردی کے جو فن سپہ گری وگولندازی مین یکتا تھا شکست عظیم دیکر بھگا دیا۔ پھر دونون بھائیون مین صفائی ہوگئی اور دونون متفق ہوکر حکومت کرنے لگے۔ اس اثنا مین چونکہ پیشوا نے قلعہ احمد نگر چھین لیا تھا اور چوتھ وغیرہ کا تقاضا لگا رکھا تھا اسلیے حضور نظام کو سوائے لڑنے کے اور کچھ نہ سوجھا۔ ۱۷۵۷ء مین دونون بھائی ۷۰ ہزار سوار لیکر پیشوا سے لڑنے کے واسطے برآمد ہوئے۔ اورنگ آباد سے اور فوج ملنے کی امید تھی مگر وہ موقع بدست نہوا ادھر پیشوا نے بھی جنگ کی تیاری کی یعنی ابراہیم خان گاردی کو جو اندنون بیکار تھا نوکر رکھ لیا اور ۸۰ ہزار سوار کی جمعیت پر سداسیو راؤ بھاؤ کو سپہ سالار قرار دیکر کوچ کیا مقام اودگیر پر لڑائی ہوئی جسمین حضور نظام شکست کھاکر قلعہ اودگیر مین جا چھپے اور گھر گئے آخر ۶۲ لاکھ کا ملک پیشوا کو دیکر صلح کرلی۔ پھر جبکہ پانی پت کی آخری لڑائی مین پیشوا

اور مقام

قرینہ بگڑا ہوا تھا اسلیے وہان سے دق ہوکر ۱۲ ہزار سوار کی جمعیت کے ساتھ دکھن مین آئے اور قلعہ اسیر گڑھ اور برہانپور پر بے وقت قبضہ کرلیا عوض خان صوبہ دار برار بھی انسے مل گیا اس اثنا مین امراے دہلی نے دلاور علیخان کو ۱۱ ہزار سوار کی جمعیت کے ساتھ انکی سرکوبی کے واسطے روانہ کیا۔ تسپر بادشاہ نے مبارز خان صوبہ دار دکھن کو خفیہ اشارہ لکھا کہ نظام الملک کو کسی طرح دکھن سے نکال دو۔ مبارز خان نے عالم علی خان کو ۲۵ ہزار سوار دیکر حیدرآباد سے روانہ کیا۔ ادھر نظام الملک بھی پورنا ندی اوترکر مستعد جنگ ہوئے۔ اطراف بالاپور مین مقابلہ ہوا جسمین عالم علیخان شکست کھاکر مارا گیا۔ پھر خود مبارز خان جمعیت کثیر لیکر آیا مقام شکر کھیلڈے پر لڑائی ہوئی۔ وہ میدان بھی نظام الملک کے ہاتھ آیا اور مبارز خان اور اُسکے دونون بیٹے مارے گئے۔ یہ واقعہ ۱۷۲۴ء مین ہوا اُسوقت سے شکر کھیلڈے کو فتح کھیلڈا کہتے ہین۔ بعد حاصل کرنے اس فتح کے نظام الملک آصف جاہ حیدرآباد جاکر مسند حکومت دکھن پر متمکن ہوئے ۱۷۴۸ء مین اُنھون نے وفات پائی اور روضہ مین مدفون ہوئے۔ عمر انکی ۱۰۴ برس کی تھی۔ انکے بعد انکے فرزند ناصر جنگ مسند نشین ہوئے چندا صاحب اور قوم فرانسیس کے گورنر نے انکے بھانجے مظفر جنگ کو دعوی حکومت دکھن پر کھڑا کیا اور آپ بھی اس جنگ وجدل مین شریک ہوئے۔ آخر اس فساد مین ناصر جنگ اور مظفر جنگ دونون مارے گئے۔ تسپر ۱۷۵۱ء مین نظام الملک کے دوسرے فرزند صلابت جنگ آصف الدولہ مسند نشین ہوئے قوم فرانسیس کا گورنر انکی تائید پر تھا۔ مگر پیشواے پونہ نے مخالفت کرکے نظام الملک کے بڑے فرزند غازی الدین خان کو جو دہلی مین تھے لکھا کہ حکومت دکھن کے آپ حقدار وارث ہین۔ اگر آپ اسطرف تشریف لاوین تو مین آپ کی

درخت ہی جو اسکے مرنے کے بعد اسکی قبر پر لگایا گیا تھا عالمگیر کے بعد اسکا بیٹا بہادر شاہ تخت نشین ہوا - بہادر شاہ کے بعد اسکا بیٹا جہاندار شاہ تخت نشین ہوا جسکو اسکے بھتیجے فرخ سیر نے قتل کرکے تخت پر قبضہ کیا - اس غاصب کے عہد مین مرہٹونکا بڑا زور شور ہوگیا تھا چنانچہ انکے غول کے غول اور گروہ کے گروہ جدھر تدھر لوٹ مار کرتے پھرتے تھے - بادشاہ نے تنگ آکر شاہو راجہ ستارہ کو چوتھ سیردیسمکھی اور گھاس دانے کا پیسا دکھن کے صوبون سے وصول کر لینے کی سند لکھدی - پھر شاہو راجہ نے اپنی طرف سے رگھوجی بھوسلہ کو برار اور گونڈوانے سے حقوق مذکور کے وصول کرنے پر متعین کیا انھین دنون مین محمد امین خان نے قصبۂ بالا پور کی شہر پناہ اور جامع مسجد تعمیر کروائی - فرخ سیر کے بعد رفیع الدرجات اور اسکے بعد محمد شاہ بادشاہ ہوا - اسکے عہد مین رگھوجی بھوسلا نے نواب شجاعت خان ناظم برار کو برسر جنگ قتل کیا پھر دیوگڑھ اور چاندہ پہونچکر وہان کے ولی شاہ گونڈ راجہ کو قتل کرکے ناگپور مین آیا اور اسکو اپنا پائے تخت قرار دیکر بجائے خود راجہ بن بیٹھا انھین دنون مین محمد معالی خان نے قصبۂ ملکاپور کی شہر پناہ تیار کروائی - اور پیٹھ ملکاپور کو سیدی عنبر نے آباد کیا اور انھین دنون مین نظام الملک آصف جاہ دکھن مین آئے اور افواج شاہی کو شکست دیکر حیدرآباد مین مسند حکومت پر جلوس فرما ہوئے

برار مین خاندان نظام الملک آصف جاہ کی عملداری

اس خاندان کی ابتدا یون ہی کہ عالمگیر کے عہد مین نواب قمر الدین خان جو امرائے توارنی سے تھے خطاب چین قلیچ خان کا پاکر حکومت بیجاپور پر متعین ہوئے پھر محمد شاہ کے عہد تک بڑے بڑے مہمات اور خدمات شایستہ کو انجام دیکر اور خطاب نظام الملک آصف جاہ کا حاصل کرکے عہدۂ وزارت پر سرفراز ہوے - مگر چونکہ دربار بادشاہی کا

اور قلعہ شکر کھیلڈا مفتوح کیا اور تمام ملک برار کو سلطنت مغلیہ مین ملا دیا۔ یہ واقعہ ۱۵۹۷ء مین ہوا۔
۱۶۰۰ء مین اکبر بادشاہ برہان پور مین آیا اور وہان سے شہزادہ مرزا دانیال اور خان خانان کو
احمد نگر کی مہم پر روانہ کیا۔ اسوقت امراے نظام شاہی مین بڑا تفرقہ پڑا ہوا تھا چاند بی بی نے
ایسے وقت مین مغلون سے لڑنا مناسب نہ جانا۔ بلکہ پیام صلح کا شہزادے کی خدمت مین بھیجا
اس بات پر چند امرا اس سے ناراض ہوئے اور اسکے محل مین گھسکر اسکو قتل کر ڈالا۔ اس
عرصے مین مغلیہ فوج شہر مین داخل ہوگئی اور تمام مفسدون کو تہ تیغ کرکے شہر پر قبضہ کرلیا۔
۱۶۰۵ء مین اکبر بادشاہ نے وفات پائی اور اسکا بیٹا جہانگیر تخت دہلی پر جلوس فرما ہوا۔
اسکے عہد مین کئی سردار پے در پے ناظم برار ہوئے انمین سے ایک راجہ مان سنگھ تھا
۱۶۲۷ء مین جہانگیر نے وفات پائی اور اسکا بیٹا شاہ جہان تخت نشین ہوا۔ اسکے عہد
مین بھی کئی سردار ایک کے بعد ایک ناظم برار ہوئے آخری ناظم راجہ جے سنگھ ہوا جسنے
اپلچپور مین جے سنگھ پورہ آباد کیا۔ بالاپور مین کالے پتھر کی چھتری اسکی ایک نشانی ہے ۱۶۵۳ء
مین شہزادہ اورنگ زیب برار مین آیا اور ریدپور مین قوم مان بھاؤ کا راج ٹھ توڑ واکر
مسجد بنوائی اور جادھو راؤ کو جو اسکے سردارون مین سے تھا خطاب نظام الملکی عطا کرکے
پرگنہ سندھکھیڑ جاگیر دیا۔ ۱۶۵۸ء مین اورنگ زیب نے باپ کو قید کرکے تخت پر قبضہ کیا اور
عالمگیر کہلایا۔ چونکہ وہ بت پرستون سے ناخوش رہتا تھا اسلیے برار کے کئی زمیندار اپنی
زمینداری کے بچاؤ کے واسطے مسلمان ہوگئے۔ عالمگیر کے عہد مین نواب اسد خان نے
قصبہ آکولہ کی شہر پناہ بنوائی اور خواجہ عبد اللطیف نے قصبہ مذکور مین ایک عیدگاہ سنگین
تعمیر کروائی ۱۷۰۷ء مین عالمگیر نے احمد نگر مین آکر وفات پائی اور اورنگ آباد کے
نزدیک روضہ مین مدفون ہوا۔ اسکی قبر پر ایک سنبرے کا درخت ہے کہتے ہین کہ یہ وہی

تدارک کیواسطے جمعیت کثیر لیکر برآمد ہوا مقام روہن کھیڑ پر لڑائی ہوئی جسمین فوج نظام شاہی نے شکست کھائی اور جمال خان مہدوی مارا گیا۔ برہان وہان سے فتحیاب ہوکر احمد نگر گیا اور اسمٰعیل شاہ کو تخت سے اوتار کر آپ بادشاہ ہوا۔ برہان شاہ کے بعد اسکا بیٹا ابراہیم شاہ اور ابراہیم شاہ کے بعد اسکا بیٹا بہادر شاہ ڈیڑھ برس کی عمر مین تخت نشین ہوا۔ اسکی نامور چچی چاند بی بی نیابت کرنے لگی۔ اسکے عہد مین برار جو چوبیس برس تک قبضۂ نظام شاہی مین رہا تھا سلطنت مغلیہ مین منتقل ہوا

برار مین مغلیہ بادشاہونکی عملداری

جسوقت کہ چاند بی بی احمد نگر مین عہدۂ نیابت پر تھی میان منجھو پیشوائے نظام شاہی نے اکبر بادشاہ کے بیٹے مرزا مراد کو جو اسوقت گجرات مین تھا لکھا کہ اگر حضور اس طرف تشریف لاوین تو مین قلعۂ احمد نگر نذر کرتا ہون۔ یہ خوشخبری پاکر ۱۵۹۵ء مین مرزا مراد دہ ہزار سوار لیکر روانہ ہوا راہ مین خان خانان سے جو اکبر کا وزیر اور سپہ سالار تھا ملاقات ہوئی۔ وہان سے دونون نے متفق ہوکر احمد نگر پر چڑھائی کی اور قلعے کو محاصرہ کیا۔ میان منجھو پیشتر ہی اپنی حرکت سے نادم ہوکر گریز کر گئے تھے۔ چاند بی بی نے اس قلعے کے بچاؤ مین ایسے ایسے کام کیے کہ مرزا مراد اسکی ہوشیاری اور بہادری کا قائل ہوگیا آخر یہ تجویز ٹھہری کہ مرزا مراد برار پر قابض ہو۔ اور بہادر شاہ احمد نگر کی حکومت پر بحال رہے شہزادہ بعد طے ہونے اس معاملے کے برار مین آیا اور بالاپور کے قریب من اور بھینس ندیون کے اتصال پر ایک عالیشان محل تعمیر کروا کر وہین سکونت اختیار کی اور اسکا نام شاہ آباد رکھا۔ ابھی نظام شاہی تھانے برار سے اوٹھ نہین گئے تھے کہ ابو الفضل نے جو اکبر کا بڑا نامی گرامی وزیر اور سپہ سالار تھا دہلی سے آکر قلعہ گاویل اور قلعہ نرنالہ

کلمہ پڑھا کر احمد حسن نام رکھا۔ چند عرصے مین اُسنے ترقی پاکر نظام الملک کا خطاب حاصل کیا۔ محمد شاہ ثانی کے عہد سے اسکو نظام الملک بحری کہنے لگے کیونکہ اس بادشاہ نے اپنا خاص شکاری پرندہ جسکو بحری (بہری) کہتے ہین اسکے سپرد کیا تھا۔ آخر محمود شاہ کے عہد مین وہ جرم بغاوت پر مارا گیا۔ تسپر اسکے بیٹے ملک احمد نے علانیہ بغاوت کی اور احمد نگر کو اپنے نام سے آباد کرکے ۸۹۴ھ مین خاندان نظام شاہی کا بانی ہوا۔ القصہ مرتضیٰ نظام شاہ برار کو فتح کرکے احمد نگر کو لوٹ گیا اور سید مرتضیٰ سبزواری کو حکومت برار پر متعین کیا۔ حاکم مذکور نے بادشاہ کے نام سے مرتضیٰ پور آباد کیا۔ انھین دنون مین شکر کھیڑے مین جسے فتح کھیڑا بھی کہتے ہین ایک عمدہ مسجد کالے پتھر کی تعمیر ہوئی۔ اب زمانے کی کجرفتاری کو دیکھیے۔ کہ مرتضیٰ نظام شاہ اپنے بیٹے میران حسین سے بدگمان اور ناخوش ہوکر اُسکے درپے قتل ہوا۔ ایک رات موقع پاکر اُسکی آرام گاہ مین آگ لگائی اور دروازہ باہر سے بند کردیا۔ شہزادے نے بہرصورت اس بلا سے نجات پائی اور ایک روز قابو پاکر باپ کو حمام خانے مین بند کرکے ہلاک کیا اور آپ تخت پر بیٹھا۔ اس پدرکش بادشاہ کو اسکے وزیر نے قتل کیا اور آپ بھی مارا گیا۔ تسپر امرائے بادشاہ مقتول کے چچیرے بھائی اسمٰعیل کو جو اُسوقت بارہ برس کا تھا تخت پر بٹھلایا۔ جمال خان مہدوی نے جو امیر کبیر تھا اسکو مذہب امامیہ سے پھرا کر مذہب مہدویہ پر مائل کیا اور دور دور سے مہدوی لوگ بلا کر نوکر رکھے۔ یہ حال سنکر بادشاہ کا باپ برہان طیش مین آیا اور اکبر بادشاہ کی فوج کو برار پر چڑھا لاکر لوٹ مار مچا دی۔ جمال خان مہدوی اسکے

قلعہ گاویل مین پناہ لی۔ برہان شاہ ۳۰۰ ہاتھی اور بہت سامال واسباب دشمن کا لوٹ کر احمد نگر کی طرف لوٹ گیا۔ ۱۵۵۹ء مین علاوالدین عماد شاہ نے وفات پائی اور اُسکا بیٹا دریا عماد شاہ تخت پر بیٹھا۔ اسنے اپنی بیٹی جسکا نام دولت شاہ تھا حسین نظام شاہ کو دی اور جمیع حکام دکھن سے دوستانہ سلوک رکھا۔ اسکے عہد مین دریا پور آباد ہوا۔ جب دریا عماد شاہ نے وفات پائی تو اِسکا بیٹا برہان عماد شاہ تخت نشین ہوا۔ تفال خان عرف پتّال خان وزیر نے اس کم سن بادشاہ کو قلعہ نرنالہ مین مقید کیا اور اپنے نام کا خطبہ جاری کیا مرتضیٰ نظام شاہ نے برار پر دست اندازی کا موقع پاکر اس غاصب کو لکھ بھیجا کہ اب تمھارا بادشاہ جوان ہوا ہی۔ تم کاروبار سلطنت کو اُسکے حوالے کرکے کنارہ کش ہوجاؤ۔ پتّال خان نے اپنے بیٹے شمشیر الملک کی صلاح سے سخت جواب لکھا۔ تسپر مرتضیٰ نظام شاہ جمعیت کثیر لیکر ایلچپور پر چڑھ آیا۔ طرفین سے ہتھیار چلا۔ پتّال خان کی فوج تتر بتر ہوگئی اور وہ اور اُسکا بیٹا بھاگ نکلے۔ چھ مہینے تک جنگل جنگل بھاگتے رہے۔ آخر پتّال خان قلعہ نرنالہ مین جا چھپا اور اُسکے بیٹے نے قلعہ گاویل مین پناہ لی۔ چند عرصے مین وہ دونون قلعے مفتوح ہوے اور مرتضیٰ نظام شاہ نے پتّال خان شمشیر الملک اور برہان عماد شاہ کو قتل کرواکر برار کو سلطنت نظام شاہی مین شامل کرلیا اس طرح سے قریب نود سال کی حکومت کے بعد ۱۵۷۴ء مین خاندان عماد شاہی کا خاتمہ ہوا

برار مین نظام شاہی بادشاہونکی عملداری

خاندان نظام شاہی کی ابتدا یون ہی کہ احمد شاہ ولی کے عہد مین قصبہ پاتھری کا کلکرنی تیما پنڈت نام بیجانگر سے اسیر ہوکر گلبرگہ مین آیا۔ مسلمانون نے اُسکو

برار مین عمادشاہی بادشاہونکی عملداری

خاندان عمادشاہی کی ابتدا یون ہی کہ احمد شاہ ولی کے عہد مین ایک لڑکا کسی ہندو کا بیجانگر سے اسیر ہوکر برار مین آیا مسلمانون نے اُسکو کلمہ پڑھا کر فتح اللہ نام رکھا۔ جب وہ بڑا ہوا تو خان جہان نے اُسکو خردمند پاکر اپنا مصاحب بنایا۔ بعد اسکے محمود گاوان کی سفارش سے وہ خطاب عماد الملک پاکر سرکار گاویل کی حکومت پر متعین ہوا۔ پھر محمود شاہ کے عہد مین عہدۂ وزارت پر سرفراز ہوا۔ آخر اس بادشاہ سے بدگمان ہوکر برار مین آیا اور خاندان عمادشاہی کا بانی ہوا۔ سنہ ۸۷۴ھ مین اسنے وفات پائی اور اُسکا بیٹا علاؤ الدین عمادشاہ قلعہ گاویل مین تخت نشین ہوا۔ اسکے عہد مین امیر برید نے جو اُسوقت محمود شاہ بہمنی کا وزیر تھا قلعہ ماہور پر حملہ کرکے خداوندخان حبشی کو قتل کیا اور اُسکے بیٹے غالب خان حبشی کو اُسکا جانشین کرکے آپ بیدر کیطرف لوٹ گیا۔ بعد اسکے علاؤالدین عمادشاہ نے غالب خان کو مغلوب کرکے وہ قلعہ اپنے ماتحت کرلیا وہ بیچارہ برہان نظام شاہ کے پاس داد خواہ ہوا۔ تسپیران دونون بادشاہون مین بحث و مباحثہ ہوکر نوبت جنگ کی پہونچی برہان شاہ نے علاؤالدین شاہ کو لکھا کہ پاتھری ہمارے بزرگون کا قدیم وطن ہی۔ تم اسپر سے اپنا قبضہ اوٹھا لو علاؤالدین شاہ نے انکار کیا۔ تسپر برہان شاہ نے ایک بڑی فوج جمع کی اور پاتھری اور ماہور کو فتح کرتا ہوا ایلچپور تک آیا۔ موضع دہی گانون پر مخالف فوجون کا سامنا ہوا۔ علاؤالدین شکست کھاکر برہانپور کی طرف بھاگا اور وہان سے کمک لاکر پھر لڑا۔ پھر شکست کھاکر

درج کیا جس سے یہ ثابت ہو کہ محمود گاوان رائے اوڑیسہ سے ملا ہوا ہی۔ پھر اُس کاغذ کو بادشاہ کے پاس لیجا کر عرض کرنے لگے کہ یہ خط ابھی پکڑا گیا ہی اسکو ملاحظہ فرمایئے بادشاہ نے وہ جعلی خط پڑھا اور محمود گاوان کو بلا کر پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہی۔ اُسنے جواب دیا کہ یہ خط میرا نہین ہی۔ مہر البتہ میری ہی۔ بادشاہ کو اسکا کہنا باور نہ آیا جلاد کو اشارہ کیا اُسنے وہین اس بیگناہ کا سر تن سے جدا کر ڈالا چند روز کے بعد جب اُس جعلی خط کا عقدہ بادشاہ پر کھل گیا تو اُسنے اپنی عقل پر بہت لعنت ملامت کی اور اُس نمک حلال وفادار وزیر کے غم مین زار زار رویا۔ آخر امور سلطنت سے ہاتھ اُٹھا کر اور شراب خواری اور ناچ رنگ مین مصروف ہو کر ۸۸۲ھ عمر مین وفات پائی۔ خرابی دکن۔ اُسکی وفات کا مادہ تاریخ یعنی ۸۸۷ھ ہجری ہی۔ سچ ہی کہ سلطنت بہمنی کی خرابی اسی وقت سے شروع ہوئی۔ محمد شاہ ثانی کے بعد اُسکا بیٹا محمود شاہ ثانی بارہ برس کی عمر مین تخت نشین ہوا۔ اسکی مان نے فتح اللہ عماد الملک کو جو سرکار گاویل پر متعین تھا اور مبارک کیا دکیواسطے آیا تھا عہدہ وزارت پر سرفراز کیا۔ جو امرا عماد الملک کے دشمن تھے اُنھون نے بادشاہ کو غیر واقعہ سمجھا کر اسکے قتل پر آمادہ کیا اس بات سے آگاہ ہو کر وہ برار مین چلا آیا اور ۹۱۰ھ عمر مین ایلچپور کو پائے تخت قرار دیکر اپنے نام کا خطبہ اور سکہ جاری کیا۔ اس طرح سے برار ۱۳۰ برس سلطنت بہمنی مین شامل رہ کر علیحدہ ہو گیا اس مقام پر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہی کہ سلطنت بہمنی کے تباہ ہونے پر دکھن مین پانچ مستقل ریاستین قائم ہوئین۔ ایک نظام شاہی احمد نگر مین۔ دوسری عادل شاہی بیجاپور مین۔ تیسری قطب شاہی گولکنڈہ مین۔ چوتھی عماد شاہی برار مین۔ پانچوین

بریدشاہی بیدر مین

نہین رکھتا۔ سنہ ۱۴۶۳ء مین محمد شاہ ثانی نو برس کی عمر مین تخت نشین ہوا۔ مان اسکی نیابت کرنے لگی۔ خواجہ جہان ترک اور محمود گاوان وزیر تھے۔ ملکہ نے پہلے وزیر کو بہ سبب اُسکے غرور اور سرکشی کے مروا ڈالا۔ دوسرے وزیر نے اپنے عہدۂ وزارت وسپہ سالاری کو ایسی دانائی اور جوانمردی سے انجام دیا کہ سلطنت بہمنی دریاے نربدا سے دریاے کرشنا تک اور کونکن سے مچھلی پٹن تک پھیل گئی۔ اس بادشاہ کے عہد مین نظام الملک حاکم برار تھا۔ اسنے بموجب حکم بادشاہ کے کھیڑلے پر فوج کشی کی اور برس بھر قلعے کو محاصرہ کیے رہا آخر قلعہ والون نے باہر نکل کر حملہ کیا مگر شکست کھاکر پھر قلعے مین بھاگ گئے انکے پیچھے نظام الملک اور اوسکے سپاہی ننگی تلوارین لیے ہوئے قلعے مین گھس گئے۔ قلعہ والون کو حکم دیا گیا کہ سب اپنے اپنے ہتھیار رکھکر قلعے سے نکل جاوین۔ اس حکم کی تعمیل ہو رہی تھی کہ اتنے مین دو راجپوت قدمبوسی کے حیلے سے نظام الملک کے پاس آئے اور نزدیک والون سے تلوارین چھین کر اُسکو ہلاک کیا اور آپ بھی مارے گئے۔ غرض نظام الملک کے ہمراہیون نے قلعے پر قبضہ کرلیا۔ مگر تھوڑے ہی عرصے مین محمد شاہ بہمنی نے وہ قلعہ محمود شاہ مالوی کو واپس دیدیا۔ اب محمود گاوان کا انتظام سنیے کہ اسنے سلطنت بہمنی کو جو اُسوقت تک چار حصون پر منقسم تھی آٹھ حصون پر تقسیم کیا اور قلعون پر علٰحدہ قلعہ دار مقرر کیے۔ اسصورت مین برار کے دو حصے ہوکر حصۂ شمال یعنی سرکار گاویل پر فتح اللہ عماد الملک اور حصۂ جنوبی یعنی سرکار ماہور پر خداوند خان حبشی متعین ہوا۔ چونکہ اس انتظام سے امرا کا اقتدار کم ہوگیا اسلیے نظام الملک بحری اور چند امرا محمود گاوان کے درپے قتل ہوئے۔ ایک روز اسکے مہر بردار کو دھوکا دیکر ایک کورے کاغذ پر اوسکی مہر ثبت کرلی اور اُسمین ایسا مضمون

اور انعام لائق عطا کرکر کسی آدمی معتبر اور خواجہ سرا ہمراہ دیکر بہت عزت سے
مالوہ کو ہوشنگ پاس روانہ کیا جب احمد شاہ گجرات کی مہم مین مصروف ہوا اُسوقت
ہوشنگ شاہ نے پھر فرصت پاکر نرسنگھ راے پر حملہ کیا اور اُسکو قتل کرکے اُسکی
ریاست پر قابض ہوگیا۔ نقل ہی کہ احمد شاہ کے عہد مین ایک سال بارش نہونے کے
سبب سے کال پڑا لوگون نے بڑی تکلیف سے دن کاٹے۔ جب دوسرے سال بھی
بارش نہوئی تو سب لوگ اسکو منحوس بادشاہ کہنے لگے اس بات سے وہ بہت شرمایا
اور غمگین ہوا۔ ایک روز اکیلا جنگل مین چلا گیا اور دو رکعت نماز پڑھکر رحمت آلہی کا
خواستگار ہوا اُسیوقت اسقدر مینھ برسا کہ بہ نکلا۔ یہ کرشمہ دیکھکر سب لوگ اُسکو ولی سمجھنے
لگے ۱۴۳۵ء مین احمد شاہ ولی نے وفات پائی اور اُسکا بیٹا علاوالدین شاہ
بموجب حکم باپ کے احمد آباد بیدر مین تخت نشین ہوا۔ اسنے والی خاندیس کی بیٹی سے
شادی کی۔ مگر چونکہ دل اُسکا کسی اور محبوبہ کی الفت مین مبتلا تھا اسلیے وہ اس
بی بی کیطرف متوجہ نہوتا تھا۔ شہزادی نے اس بات کی شکایت اپنے باپ کو لکھ بھیجی
وہ بہت غضبناک ہوا اور دو ہزار سپاہ لیکر اور کچھ مدد گجرات سے حاصل کرکے برار
پر چڑھ آیا۔ برار کے بہت سے رئیس بھی اسکے طرفدار ہوگئے یہ حال دیکھکر خان جہان
جو اسوقت اکوٹ کے اطراف مین تھا قلعہ نرنالہ مین جا چھپا اور بادشاہ کو کیفیت
لکھ بھیجی بادشاہ نے غنیم کے دفع کرنے کیواسطے ۳ ہزار تیرانداز روانہ کیے۔ روہن
کھیڑ پر مقابلہ ہوا غنیم شکست کھاکر برہانپور کیطرف بھاگ نکلا۔ فوج شاہی نے اس
شہر تک اسکا پیچھا کیا اور بہت سا مال و اسباب اور خزانہ لوٹ کر واپس آئی
علاوالدین شاہ کے بعد دو بادشاہ ہوئے جنکا ذکر اس مختصر کتاب مین گنجایش

خطاب رکھتا تھا راجہ نرسنگھ رائے کی تنبیہ کیواسطے کھیڑلے کے طرف روانہ کیا۔ موضع
رامپور پر مخالف فوجون کا مقابلہ ہوا۔ راجہ تاب نہ لاکر بھاگ نکلا اور قلعہ کھیڑلے مین پناہ لی۔
خان خانان نے قلعہ مذکور کو محاصرہ کرلیا۔ دو مہینے کے بعد راجہ نے عاجز ہوکر
قلعے کا دروازہ کھولدیا اور خان خانان کی اجازت کے ساتھ مع قبائل ایلچپور مین آیا
اور بادشاہ کی خدمت مین کئی من زر و جواہر اور اپنی بیٹی نذر گذرانکر ملتجی ہوا کہ فدوی کا
قصور معاف ہو۔ آیندہ جہان پناہ کی اطاعت مین کسیطرح کی غفلت نہوگی بادشاہ نے
خوش ہوکر اُسے سرفراز کیا اور کھیڑلے کی حکومت پر بحال رکھا۔ سنہ ۱۴۲۲ء مین جب
وہ بیمار ہوا اور اُسکے ہوش و حواس مین فرق آنے لگا تب خان خانان نے
سب امرا کے اتفاق سے اُسے معزول کیا اور آپ تخت پر بیٹھکر احمد شاہ بہمنی کہلایا
اُسکے عہد مین عبد القادر خان جہان حاکم برار قرار پاکر ایلچپور مین آیا اور بموجب حکم بادشاہ کے
ایک تالاب بنواکر اُسکے وسط مین ایک مکان خوش قطع تعمیر کروایا اور اُسکا نام
حوض کٹورہ رکھا بعد اسکے بادشاہ برار مین آکر چند روز ایلچپور مین رہا اور قلعہ گاویل
تعمیر کرواکر قلعہ نرنالہ کی مرمت کروائی۔ جب وہ گلبرگہ کو لوٹ گیا تو ہوشنگ شاہ
والی مالوہ نے راجہ نرسنگھ رائے پر پیہم تین حملے کرکے اُسکے ملک کو تاراج کردیا۔ راجہ نے
بادشاہ سے دادخواہی کی۔ بادشاہ فوج کثیر لیکر پھر برار مین آیا اور ہوشنگ کو
کہلا بھیجا کہ نرسنگھ رائے ہمارا علاقہ دار ہی تم اسکو نہ ستاؤ مگر ہوشنگ نے کچھ خیال
نہ کیا تب پھر لڑائی شروع ہوئی اور بڑا کشت و خون ہوا آخر ہوشنگ شاہ تاب نہ لاکر
بھاگ نکلا اور اُسکا بہت سامان و اسباب ہاتھی گھوڑے احمد شاہ کے ہاتھ آئے
اور بیگم ہوشنگ شاہ کی مع دو لڑکیان قید ہوآئین احمد شاہ نے اُنکو لباس عمدہ

سر کاٹ کر بادشاہ کے پاس بھیجدیوین - کہتے ہین جسوقت گلبرگہ مین بیس ہزار سر آکر
جمع ہوئے تو بادشاہ نے اطراف شہر مین اُنکی کھوپریون کے چار مینار تیار کرواے
تاکہ لوگ دیکھکر ڈرین اور عبرت پکڑین ۱۳۷۵ء مین محمد شاہ نے وفات پائی اور اُسکا بیٹا
مجاہد شاہ تخت پر بیٹھا - اُسنے راجہ بیجانگر سے کئی مقابلے کیے مگر کوئی کسی پر بخوبی غالب نہ آسکا نقل ہے
کہ مجاہد شاہ نے بیجانگر کی مہم مین ایک بڑی مورت ہنومان کی اپنے ہاتھ سے توڑ کر اسکے ایک
برہمن پوجاری کو گھائل کیا - برہمن نے مرتے مرتے اُسکو بددعا دی کہ تو اپنے ملک مین پہونچنے
سے پیشتر مارا جائیگا - جب مجاہد شاہ گلبرگہ کیطرف لوٹا تو راہ مین اُسکے چچا داؤد خان نے
اُسکو غافل پاکر ہلاک کیا اور آپ تخت نشین ہوا - اسبات کو کچھ دن گذرے نہ تھے کہ کسی
سپاہی نے جامع مسجد مین اس قاتل بادشاہ کو مار ڈالا ستمبر ۱۳۷۸ء مین ارکان سلطنت نے علاؤالدین حسن
شاہ کے چھوٹے بیٹے محمود کو تخت پر بٹھلایا - اسکے عہد مین ملک آباد اور رعیت دلشاد تھی - وہ عالمون
اور خصوصاً شاعرون کا بڑا قدردان تھا - کہتے ہین کہ خواجہ حافظ شیرازی نے اسکی قدردانی کا شہرہ
سنکر دکھن مین آنیکا قصد کیا تھا مگر دریا کی طغیانی کے باعث نہ آسکا - بادشاہ نے خواجہ کی
خدمت مین ایک ہزار اشرفی بھیجدی - محمد شاہ کے بعد دو بادشاہ ہوئے جنکا ذکر
اس مختصر کتاب مین گنجایش نہین رکھتا ۱۳۹۷ء مین فیروز شاہ تخت پر بیٹھا
جسکے عہد مین میر سید احمد گیسو دراز جنکو بندہ نواز بھی کہتے ہین دہلی سے آکر گلبرگہ
مین مقیم ہوئے اور وہین انتقال کیا - فیروز شاہ نہایت خوش طبع سادہ مزاج خفاکش
اور زباندان تھا - اُسکی حرم سرا مین ہر ایک قوم کی عورتین جمع تھین - ان سب سے اُنکی
مادری زبانون مین گفتگو کیا کرتا اسنے راجہ بیجانگر کو زیر کرکے اُسکی بیٹی سے شادی کی
۱۳۹۹ء مین وہ ایلچپور مین آیا اور وہانسے اپنے بھائی احمد خان کو جو خان خانان کا

بہمنی خاندان کی ابتدا یون ہی کہ محمد تغلق کے عہد مین حسن نام ایک افغان گنگو نام برہمن کے پاس نوکر تھا۔ ایک روز برہمن نے علم نجوم سے دریافت کرکے اُس سے کہا کہ تیرا ستارہ اوج پر ہی۔ تو بادشاہ ہوگا۔ مین چاہتا ہون کہ جب تو اس رتبے کو پہونچے تو اپنے تئین میرے نام سے مشہور کرے۔ چندروز مین حسن کو بادشاہ کی ملازمت حاصل ہوئی۔ پھر رفتہ رفتہ ترقی پاکر گلبرگہ کی حکومت پر متعین ہوا آخر بادشاہ سے منحرف ہوکر اور اطراف کے حاکمون کو مغلوب کرکے بادشاہ دکھن کہلایا۔ ۱۳۵۹ء مین اسنے وفات پائی اور اُسکا بیٹا محمد شاہ تخت نشین ہوا۔ اسنے راجہ ورنگل سے لڑکر قلعہ گولکنڈہ کو اپنے قبضے مین کرلیا۔ پھر گلبرگہ مین آکر ایک بڑا جشن کیا اور نشۂ غرور مین آکر فرمایا کہ اس جشن مین جتنے ارباب نشاط یعنی گانے بجانے والے حاضر ہین ان سب کا خرچہ راجہ بیجانگر کے خزانے سے دلایا جاوے۔ جب قاصد یہ فرمان لیکر بیجانگر پہونچا تو راجہ نے اُسکا مُنھ کالا کرواکر اور اُسکو گدھے پر بٹھلاکر شہر مین پھرایا اور قلعۂ مدگل پر حملہ کرکے بہت سے مسلمان قتل کیے۔ یہ خبر پاکر بادشاہ طیش مین آیا اور قسم کھائی کہ جب تک ایک لاکھ کافر بیجانگر کے قتل نہ کیے جائینگے تب تک مین اپنی تلوار کو غلاف نکرونگا۔ لکھا ہی کہ جب محمد شاہ نے راجہ کو شکست دیکر ایک لاکھ سے زیادہ ہندو قتل کیے تب امرا نے عرض کی کہ اب حضور کی قسم پوری ہوچکی قتل موقوف کیا جاوے۔ بادشاہ نے فرمایا کہ ابھی راجہ سے ارباب نشاط کا خرچہ لینا باقی ہی۔ آخر راجہ نے عاجز ہوکر زر مطلوب چکادیا اور صلح کرلی۔ بعد طی ہونے اس معاملے کے محمد شاہ نے اپنی مملکت کے چار حصے کیے ایک گلبرگہ دوسرا دولت آباد تیسرا تلنگانہ چوتھا برار اور ہر ایک حصے پر ایک ایک حاکم بنام طرفدار مقرر کیا ان طرفدارون کو حکم تھا کہ جتنے چور راہزن لوٹیرے گرفتار ہون اُنکے

۱۲۹۴ع مین علاؤالدین خلجی بھتیجا جلال الدین خلجی شاہ دہلی کا آٹھ ہزار سوار لیکر ست پوڑہ کی راہ سے دیوگڑھ (دولت آباد) پر حملہ آور ہوا اور وہانکے راجہ رامدیو کو مغلوب کیا راجہ نے کئی من زر وجواہر اور پرگنہ ایلچپور دیکر اُسکی اطاعت قبول کرلی۔ علاؤالدین نے واپس جاتے وقت ایلچپور مین شاہ دولھا رحمان کی قبر بنوائی اور اپنی سرحد مین پہونچکر چچا کو قتل کیا اور آپ بادشاہ ہوا۔ ۱۳۱۲ع مین راجہ رامدیو کا بیٹا بادشاہ سے بدل گیا۔ بادشاہ نے اُسکی تنبیہ کیواسطے ملک کافور کو ایک بڑی جمعیت کے ساتھ روانہ کیا۔ وہ آخر لڑائی مین مارا گیا اور اُسکی تمام ریاست مین کہ برار اسکا ایک حصہ تھا بادشاہی عمل دخل ہوگیا قطب الدین علوی بادشاہ کیطرف سے حاکم برار مقرر ہوکر ایلچپور مین آیا اُسوقت برار مین ارزانی کا یہ حال تھا کہ ایک روپے کے چھ سات من گیہون ملتے تھے۔ علاؤالدین پہلا مسلمان بادشاہ ہوا جسنے دکھن پر حملے کرکے تمام راجاؤن کو مطیع کرلیا۔ ۱۳۲۱ع مین غیاث الدین تغلق دہلی کا بادشاہ ہوا اُسنے عماد الملک کو حاکم برار مقرر کیا۔ حاکم مذکور نے ایلچپور مین ایک جامع مسجد اور عیدگاہ سنگین تعمیر کروائی ۱۳۲۵ع مین غیاث الدین تغلق نے وفات پائی اور اُسکا بیٹا محمد تغلق تخت نشین ہوا۔ یہ بادشاہ بڑا ظالم وہمی اور جنونی تھا ہفتے مین ایک دو امیر اسکے حکم سے قتل ہوتے تھے۔ اسنے دیوگڑھ کا نام دولت آباد رکھکر اسے اپنا پایۂ تخت قرار دیا۔ جب وہ گجرات کی مہم مین مصروف ہوکر فوت ہوا تو اسکے صوبہ دار جو دکھن کے علاقون پر متعین تھے خودمختار ہوگئے۔ پھر رفتہ رفتہ حسن گنگو جو گلبرگہ کی حکومت پر متعین تھا اطراف کے حاکمون کو مغلوب کرکے بادشاہ دکھن کہلایا اور اپنے تئین علاؤالدین حسن شاہ گنگو بہمنی مشہور کیا

برار مین بہمنی بادشاہون کی عملداری

تاریخ برار

برار دکھن کا وہ خطہ ہی جو کوہ ست پوڑ وہ کے جنوب کو واقع ہی اسکے دو بڑے حصے ہین شمالی حصے کو پایان گھاٹ اور جنوبی حصے کو جو کوہ اجنٹا کے سلسلے پر واقع ہی بالاگھاٹ کہتے ہین اکبر بادشاہ کے عہد مین برار تیرہ سرکار یعنی ضلعون پر منقسم تھا اوسوقت اسکی سرحد بہت بڑی تھی یعنی پنالے سے بیراگڈھ تک لنبا چار سو میل اور شہر بیدر سے ہردہ ہنڈیہ تک چوڑا تین سو ساٹھ میل پورب مین بیراگڈھ پچھم مین خاندیس اوتر مین ہردہ ہنڈیہ دکھن مین تلنگان چنانچہ کھیڑلا پاتھری ماہور رام گڈھ وغیرہ پرگنے اسمین شامل تھے فرخ سیر بادشاہ کے عہد مین برار دکھن کے چھ صوبون مین سے ایک صوبہ قرار دیا گیا اس زمانے مین کہ برار انگریز سرکار کے سپرد ہی اور ملک امانی کہلاتا ہی فقط چھ ضلعون پر منقسم ہی کسی انگریزی تاریخ کے حوالہ سے تاریخ دکھن کا مصنف یون لکھتا ہی کہ دو ہزار چار سو برس اول یہان ایک راجہ تھا ایل نام کا سوا لاکھ سنگ تراش اوسکے نوکر تھے ایلچپور اور ایلورہ اوسینے اپنے نام سے بسایا اور قیاساً اسقدر معلوم ہوتا ہی کہ سنہ ۱۰۰۰ ایکہزار عیسوی سے سنہ ۱۲۰۰ بارہ سو تک یہ ملک دکھن کے راجپوت راجاؤن کے قبضے مین تھا بعد اوسکے قریب سو برس تک دیوگڈھ دولت آباد جادھو راجاؤن کے قبضے مین رہا اور ایسا بھی پایا جاتا ہی کہ برار مین ایل نام کے کئی راجہ خود مختار ہو گئے اونمین سے ایک نے ایلچپور کو اپنے نام سے بسا کر پاے تخت قرار دیا اخیر مین جو راجہ ایل ہوا اوسکو سنہ ۱۰۰۱ء مین شاہ دولھا رحمان غزنوی نے بر سر جنگ قتل کیے اور آپ بھی شہید ہوے

برار مین اہل اسلام کی عملداری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا بے شبہ مالک ملک ہی — جسے چاہے ملک اوسکے قبضے مین دے
کسے دیکے پھر چھین لے ملک و مال — کسے مال دیوے کسے گوشمال
نہین گرچہ اوسکو وزیر و مشیر — مگر ہین محمد نبی جیون وزیر
خدا بھیج اونپر درود و سلام — مع آل و اصحاب والا مقام

بعد حمد و نعت کے بندۂ کمترین سید امجد حسین خطیب مسجد جامع و عید گاہ بلدۂ ایلچپور مصنف تاریخ امجدی اور چراغ برار کا بخدمات ناظرین باتمکین کے ظاہر کرتا ہی کہ سنہ ۱۸۸۰ع مین حسب الحکم مہربان نارائن بھائی ڈانڈیگر راؤ بہادر ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن برار کے یہ نسخہ چراغ برار سے منتخب ہوکر واسطے تدریس اطفال مدارس اضلاع برار کے گلدستۂ انجمن بنا اور نور البرار نام رکھا گیا

Noorul Baras

INDIAN INSTITUTE

نور البراس

یہ نسخہ

حسب منظوری صاحب والاشان رسیڈنٹ صاحب بہادر حیدرآباد دکن

وقسمت کمشنر بہادر اضلاع برار کے

بفرمائش

جناب ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن برار

مصنف نامی

ماہر علوم واقف فنون ذی استعداد صاحب دستگاہ

سید امجد حسین صاحب

خطیب مسجد جامع وعیدگاہ بلدۂ ایلچپور صاحب تصنیف تاریخ امجدی وچراغ برار

نے

واسطے تدریس طلبۂ مدارس اضلاع برار کے

بار اول بماہ فروری ۱۸۸۲ء

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں چھپوایا

Nūr al-Berār

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.